آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:-

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:۷)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم میں سے ہر شخص اور ہر خاندان پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں میں نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبت پیدا کر دی۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ عشقِ رسول اور محبت رسول ہی انسان کو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے چنانچہ یہ جو فرمایا کہ اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ ان کو جہنم کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو تو اس کے متعلق دوسری جگہ فرمایا:-

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اٰل عمران:۳۲)

فرمایا:- اس آگ سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اتباع رسول کرو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اتباع دراصل محبت کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ محبت کرنے والا دِل محبوب کے پیچھے چلتا ہے۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی یعنی یہ بات کہ انسان کے دل میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو اور ایک لگن ہو کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی ہے۔ اس کا انعام اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی جنتیں ہیں لیکن ان جنتوں کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں ملتا ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُوری بھی ہو اور خدا کی رضا بھی حاصل ہو جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ سورج چھپا بھی ہو اور دن کی طرح یہ دنیا روشن بھی ہو۔ اندھیرے اور روشنی تو آپس میں متضاد ہیں یہ اکٹھے نہیں ہوا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانا اندھیرا ہے ایسا اندھیرا کہ ہماری راتوں کے اندھیرے جب بادل بھی چھائے ہوئے ہوں۔ وہ بھی اتنے اندھیرے نہیں جتنے روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے اندھیرے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو جانے کے نتیجہ میں اس قسم کی کالی گھٹائیں ہوں، رات کے اندھیرے بھی ہوں اور پھر خدا تعالیٰ کے پیار کا نور بھی ہو یہ چیزیں تو اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

پس یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار حاصل کرنے کے لئے آپ کی سچی اتباع اور متابعت کی ضرورت ہے۔ اتباعِ رسول کے نتیجہ ہی میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیار پیدا کیا ہے یہ آپ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا لیکن اس پیار کے جو تقاضے ہیں وہ تربیت کو چاہتے ہیں۔ پیار پیار میں فرق ہوتا ہے کسی سے تھوڑا پیار ہوتا ہے کسی سے زیادہ البتہ یہ فرق وہ فرق نہیں جو استعداد، استعداد میں فرق کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ فرق تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیار آپ کی کامل اتباع کو چاہتا ہے اور آپ کی کامل اتباع قرآن کریم کے تمام احکام کی پیروی کا مطالبہ کرتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ آپ کی زندگی کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کو دیکھ لو کیونکہ آپ کی

زندگی قرآنِ کریم کی عملی تصویر ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اس قول کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیم کا علمی نمونہ ہے۔ آپ کی عملی زندگی کے تمام حسین مظاہرے قرآن کریم کی تعلیم کو ظاہر کرنے والے ہیں اس کو روشن کرنے والے اور اس کے حُسن کو دوبالا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جماعتِ احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اور ہر خاندان کو یہ لگن ہے اور اس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اس کی زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآنی تعلیم کے مطابق خُلق کو ظاہر کرنے والی ہو۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ نیک جذبہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ اُسی وقت اپنی انتہا کو نہیں پہنچتا۔ محبت کے تقاضے منٹوں میں پورے نہیں ہوا کرتے۔ محبت کی شدت بھی ایک وقت کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب یہ کہا گیا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ تو یہ بھی کہا گیا کہ آپ کی اس حسین زندگی کا جو اظہار تھا وہ ایک دن میں نہیں ہو گیا تھا بلکہ یہ بھی اسی طرح اَن فولڈ (Unfold) ہوئی جس طرح گلاب کی پتیاں کھل کر گلاب کا پھول بنتی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اخلاق کے ظہور پر وہ سارا زمانہ گزرا جس زمانہ میں قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔ قرآن کریم پہلے دن ہی سارے کا سارا تو نازل نہیں ہو گیا تھا۔ غیروں نے اس کا مطالبہ بھی کیا تو انکار کر دیا گیا کہ اس طرح نہیں ہو گا۔ چنانچہ قرآن کریم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور دنیا کے ہاتھ میں دیا گیا اور اس طرح آپ کا عمل ہر روز تدریجی طور پر اسلامی تعلیم کے ایک سے ایک حسین پہلو کو ظاہر کرنے والا بنتا چلا گیا اور اس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی اور اس میں بھی عجیب حکمت تھی۔ ابھی بات کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ اگر ہم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مرتے دم تک اپنی تربیت اور محاسبۂ نفس اور اصلاح نفس میں گزاریں اور کوشش کریں کہ ہماری زندگی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرح قرآنی تعلیم کا نمونہ بن جائے۔ اتباع رسول کے یہی معنے ہیں۔ اُسوۂ نبوی کو قبول کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی

ڈھالنے کے یہی معنے ہیں یعنی یہ کہ قرآن کریم کی جو تعلیم ہے اور اس کے جو سینکڑوں احکام ہیں ان پر عمل کر کے ہماری زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک مسلمان مومن کی حسین زندگی بن جائے۔ اگر قرآن کریم ایک دن میں نازل ہو جاتا اور گو یہ بات خدا تعالیٰ کے لئے ناممکن تو نہ تھی۔ وہ ایک دن میں قرآن کریم نازل کر سکتا تھا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جو کامل استعدادوں کے ساتھ دنیا کی طرف بھیجی گئی تھی وہ اگر اس کے مطابق ایک دن میں عمل کر کے دکھانے لگ جاتے تو آپ کی اتباع کا یہ پہلو ہمارے لئے ممکن نہ ہوتا۔ ہمیں تو آہستہ آہستہ تربیت کا ایک لمبا عرصہ گزارنا پڑتا کیونکہ دوسرے انسان وہ استعدادیں لے کر دنیا کی طرف نہیں آئے جن استعدادوں کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا۔

پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قریباً ساری زندگی میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ آپ کی وہ زندگی جو افضل الرسل کی حیثیت سے ہے یعنی قرآن کریم کو دنیا کی طرف پیش کرنے والی زندگی ہے۔ جب قرآن کریم کی وحی آپ پر نازل ہونی شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آخر وقت تک نئے احکام نازل ہوتے رہے۔ ایسے احکام جو انسانی زندگی کو پالش کرنے والے تھے اس کو چمکانے اور اس میں نیا حسن پیدا کرنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ استعدادیں جو دنیا کی نگاہ سے چھپی ہوئی تھیں ان کا حسن آہستہ آہستہ ظاہر ہونا شروع ہو گیا اور ہوتا رہا اور یہ خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ اس نے کہا تم ساری زندگی کوشش کرتے رہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور تربیت کرو اپنی بھی اور اپنے نفسوں کی بھی اور ہر معنے میں اپنے اہل کی بھی۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا میں حکم کے علاوہ ایک بشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہیں اپنی انفرادی اور اجتماعی ہر دو زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا۔

پس جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبت پیدا کر دی۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی لگن پیدا کر دی اور ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ ہم اتباع رسول میں ہر روز ترقی کرتے چلے جائیں۔ ہمارے بچے بھی اسلامی علوم سیکھیں اور

ان پر عمل کریں۔ یہ کام احمدیت کی ہر نسل کے ساتھ لگا ہوا ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہوتا چلا جائے گا، پہلے بھی ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

غرض اتنے بڑے احسان کے بعد کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت پیدا کی اور آپ کی اتباع کی جو لگن پیدا کی اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کی جو تڑپ پیدا کی، کیا اس کے بعد ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ آپ کے مہدی نے آپ کا نہایت ہی نورانی اور حسین چہرہ اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کر دیا اور دین اسلام میں سے ساری بدعات کو نکال کر باہر پھینک دیا اور بالکل پاک صاف اور مصفّٰی اسلام ہمارے سامنے رکھا جس میں بدعات کا شائبہ تک نہ تھا۔ آپ نے فرمایا یہ ہے وہ حقیقی اسلام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے تم اس کی اتباع کرو اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو۔

پس جہاں اتنا بڑا احسان ہے ہم پر مہدی معہود علیہ السلام کا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے اور کسی کو یہ غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ الٰہی سلسلوں میں بعض منافق بھی ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بعض لوگ منافق تھے۔ ان میں سے بعض اسلام چھوڑ کر چلے گئے اور بعض کمزور ایمان والے بھی ہوتے ہیں لیکن کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر ارتداد کی راہوں کو اختیار کر کے شیطان کی گود میں چلی جائے گی۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ کے نیچے زندگی کے جو دن گزارے ہیں ان کی کوئی قدر نہیں کرے گی۔ کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مہدی جس کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَھْدِیُّنَا" ہمارا مہدی۔ اور جس کے طفیل ہمارے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی اتنا ناشکرا بن جائے گی اتنی عظیم چیز حاصل کر لینے کے بعد پھر اس کی جماعت کو چھوڑ کر اس سے علیحدہ ہو جائے گی۔

دونوں باتیں جماعت کے لئے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی اپنی کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے میں کہتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا نہ جماعت احمدیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے اور نہ جماعت احمدیہ مہدی علیہ السلام سے دور ہو کر ناشکری کی راہوں کو اختیار کر سکتی ہے۔

غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کائنات کی وجہ تخلیق ہیں اور جن کی وجہ سے اِس کائنات، اِس یونیورس اور اِس عالمین کو پیدا کیا گیا۔ جب آپ کی اِس عظیم الشان زندگی، آپ کے حسن و احسان کو ہمارے سامنے رکھا گیا تو آپ کے اس مقام کی معرفت کے بعد ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم آپ کا دامن کیسے چھوڑ سکتے ہیں ہم یہ کیسے اعلان کر سکتے ہیں کہ ہم غیر مسلم ہیں ہم یہ اعلان نہیں کر سکتے۔ دنیا یا دنیا کا دستور یا قانون ہمیں جو مرضی چاہے کہتا رہے، ہم پر جو چاہے حکم لگائے لیکن ہماری زبان اس بات کا کیسے اعلان کر سکتی ہے جب کہ ہمارا دل اس اعلان کے ساتھ نہیں ہے جبکہ ہماری روح کا ذرہ ذرہ اس ہستی پر قربان ہو رہا ہے اور اس کے گرد مستانہ چکر لگا رہا ہے جب کہ ہم جان و دل سے اسلام کی عظمت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو پھر ہم آپ کے دامن کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح مہدی علیہ السلام جنہوں نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے اندر عشق رسول پیدا کیا جب کہ دنیا آپ کو بھول چکی تھی اور جس کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی کا زمانہ وہ زمانہ ہوگا جس میں اسلام کی اس قدر خستہ حالت ہوگی اور اس کے اندر اس قدر بدعات شامل ہو چکی ہوں گی کہ جب وہ اسلام کو ان بدعات سے صاف کر کے خالص شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرے گا تو دنیا کہے گی یہ تو کوئی نیا دین اور نئی کتاب لے کر آ گیا ہے۔

پس اس مہدی کو چھوڑ کر ہم ناشکری کی راہوں کو کیسے اختیار کر سکتے ہیں جس نے اسلام کو صاف اور مصفّٰی کر کے پیش کیا اور اس کے حسن و احسان کو ثابت کیا اور اس کا نہایت ہی حسین اور نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور ہمارے دلوں میں حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کیا۔ اس لئے نہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم آپ کے

مہدی کو چھوڑ سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ہر دو پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

پس جہاں ہر احمدی خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہاں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا اور آپ کی شان کے گن گاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ پر اور بھی زیادہ رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے اور سلام بھیجتا رہے اور ان پر بھی جو آپ کے ہو گئے اور جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی راہ میں وقف کر دیں۔

صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فدائیت کا عملی نمونہ تھے وہ محبت رسول میں سرشار زندگی گذار کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور پھر امت محمدیہ میں کروڑوں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جن کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت کی آگ سُلگتی رہی۔ پھر اسلام پر تنزل کا زمانہ آ گیا موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے فلاسفر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام پر تنزل کا زمانہ آیا۔ مگر اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ اس تنزل کے زمانہ میں جس مہدی کے آنے کی بشارت دی گئی تھی وہ آئے گا۔ کہتے ہیں وہ نہیں آیا اور انہیں اس کی ضرورت نہیں وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ جس نے تنزل کے زمانہ کی خبر دی تھی اسی نے مہدی کے آنے کی بشارت بھی دی تھی۔

بہرحال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ ہم اپنے پیارے آقا کو نہیں چھوڑ سکتے اور ایک اس آقا کا محبوب روحانی فرزند ہے جس نے انسانوں کے ایک گروہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا۔ اس نے اپنی جماعت کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ عشق اور محبت پیدا کر دی اس لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

بعض لوگ اپنی اُفتادِ طبع کی وجہ سے اور اپنی ان استعدادوں کے فقدان کی وجہ سے جو ایک مخلص مومن میں ہونی چاہئیں اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں اگر اسی میں اُن کی خوشی ہے تو ٹھیک ہے وہ اپنی خوشیاں منالیں لیکن ہماری خوشی تو اس بات میں ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اتباع کرتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عشق مہدی علیہ السلام نے پیدا کیا ہے اس کے شکرگزار بنے رہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے عشق میں مستانہ وار اپنی زندگیوں کے دن گزارنے والے بن جائیں۔ خدا کرے کہ ہماری یہ خوشی پوری ہوتی رہے اور ہماری جو ذمہ داری ہے ہم اس کو نباہنے والے ہوں اور خدا کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی جو آگ ہمارے دلوں میں بھڑکائی گئی ہے اس کی شدت میں کبھی کمی واقع نہ ہو اور خدا کرے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کا وعدہ ہے ہمارے اہل اور ہماری نسلوں کے حق میں بھی وہ پورا ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳؍جولائی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۵)